





حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے۔

نمبر ۵۱ جلد ۱۲ | لودیانہ ۱۸ دسمبر سنہ ۱۸۸۴ع | قیمت فی پرچہ ٦ پائی

گلدستۂ اخبار

کمپ پشاور میں ہر شخص سے پانی کا محصول لیا جایا کریگا = حیدر آباد کا رونیو بورڈ (مجلس مال) توڑ دیا گیا انبالہ میں بجرم چوری آٹھ گورے ماخوذ ہوئے = ریاست ٹراونکور سے روئی کا کارخانہ جاری ہونے والا ہے = دار السلطنت روس میں تھوڑے دن پہلے ۸۔ اخبار بند کر دیئے گئے تھے۔ اب صرف ایک اخبار جاری ہے جسپر سرکاری نگرانی رہتی ہے = سنا جاتا ہے کہ مصر میں خدیو کے حکم سے تمام انگریزی ملازم برطرف کر دیئے جاوینگے = خبر ہے کہ پھر ایوب خان امیر کابل سے جنگ کرنے والا ہے = کابل سے خبر آئی ہے کہ غلام حیدر خان کمانڈر افواج کابل معہ دیگر آدمیوں کے پکڑے گئے ہیں = فرقہ شنواریوں نے امیر صاحب سے پھر بغاوت کی ہے = چلنیوں نے جلال آباد کو پھر فوج بھیجی ہے = غلزئی سرداروں کے برخلاف امیر صاحب ابھی تک کوشش کر رہے ہیں = بہرام خان جو افغانستان سے ابھی منگوائے جانے والے تھے معہ سلطان محمد جان کے پکڑے گئے ہیں = افواہ ہے کہ مہاراجہ صاحب کولاپور بغرض تعلیم انگلستان جانے والے ہیں = شملہ میں گورنمنٹ ہوس کی تعمیر کی خبر نخپتہ ہوتی جاتی ہے = بسبب بند ہو جانے تعمیر کے کوئٹہ ریلوے کو بہت نقصان پہنچا = حال میں بمبئی ریلوے کی خاص میل ٹرین میں پانچہزار روپیہ کی چوری ہوئی = لارڈ ڈفرن نے بمبئی میں اقرار کیا کہ حکومت ہند میں میں انصاف کو مقدم رکھونگا = ڈمرانون کے مشہور ناگاجی افسوس کہ مر گئے = میڈم بلوٹسکی بانی سوسائٹی تھیوسوفیکل ولایت سے روانہ ہند ہوئیں = ٹون کونسل بمبئی نے واسطے استقبال لارڈ رپن دس ہزار روپیہ منظور کیا = شاہی خاندان کے کئی لوگ دہلی میں مزدوری کرتے ہیں = ۲۔ کروڑ ۱۲۔ لاکھ روپیہ کے صرف سے صوبہ مدراس کا بندوبست از سر نو ہوگا = حیدر آباد دکن کی لاٹری کی تاریخ وسط جنوری مقرر ہوئی ۶۔ لاکھ کے سرمایہ سے مدراس میں دخانی کارخانہ بافندگی جاری ہوتا ہے = جیلخانجات بنگالہ کا اندرونی انتظام زور سے معرض بحث میں آ رہا ہے = کلکتہ کے اخبارات کشمیر کی ریاست پر دلی شرارت سے حملہ کر رہے ہیں = مہاراجہ ڈمرانو کے دیوان جے پرشاد بہادر کونسل بنگالہ میں داخل ہوئے = کلکتہ میں بوجہ آمد و رفت وایسرائے اندنوں عجیب بہار ہو رہی ہے = خبر آئی ہے کہ مسٹر گلیڈسٹون وزارت انگلستان سے علیحدہ ہونے والے ہیں = لارڈ نارتھ بروک کی تجاویز اصلاح مصر کو کوئی منظور نہیں کرتا = انگلستان اور فرانس کا باہمی عہد و پیمان خبر ہے کہ ٹوٹ گیا = لارڈ نارتھ بروک نے ملازمت سرکاری سے استعفا دیا لیکن نامنظور ہوا + عثمان دغما مہدی کے نام سے سوکم پر سخت حملہ کرنے والا ہے = جنرل گارڈن کے خطوط کے اظہار کو انگلستان خلاف مصلحت سمجھتا ہے = ٹانکین میں فوج فرانس ضرورت کمک سے سست پڑ گئی = تجویز ہوئی کہ نہر سویز ایک سو پچیس فیٹ چوڑی کیجاوے +



نور افشاں

دنیا میں مسیحی مذہب کی ترقی اور موجودہ حالت

مسیح کے دنیا میں ظاہر ہونے سے ہزار برس پیشتر خدا نے داؤد نبی کی معرفت اسکے حق میں فرمایا کہ یہہ ۲ ما میں نے اپنے بادشاہ کو اپنے کوہ مقدس صیہوں پر بٹھلایا ہے مجھ سے مانگ میں تجھے امتوں کا وارث کرونگا اور زمین سراسر تیرے قبضہ میں کرونگا اور ان سب کو مبارک فرمایا جو اپنا توکل اسپر رکھتے ہیں ۲ ما پھر ۷۲ زبور میں اسکے حق میں یوں لکھا ہے کہ وہ یعنے مسیح سمندر سے سمندر تک اور دریا سے انتہا زمین تک بادشاہ ہوگا صحرا کے باشندے اسکے حضور جھکینگے اور اسکے دشمن مٹی چاٹینگے ترسیس اور جزیروں کے سلاطین ہدیہ لاوینگے شیبا اور سبا کے بادشاہ تحائف گذرانینگے ہاں سب بادشاہ اسکے حضور جھکینگے اور تمام قومیں اسکی خدمت گذاری کریں گی ایسا ہی پاک نوشتوں کے اور بہت سے مقامات میں جو اسکی آمد سے پیشتر قلمبند ہوئے اسکے حق میں نبوت کی گئی کہ وہ بادشاہ ہوگا اور اس کی بادشاہت پوری اور دائمی ہوگی۔ پھر نئے عہدنامہ میں مسیح کو بادشاہ کہا ہے اگرچہ اسکی بادشاہت اس جہان کی نہیں بلکہ آسمانی ہے اور وہ بادشاہوں کا بادشاہ اور خداوندوں کا خداوند کہلاتا ہے اور یہہ نبوت کی راہ سے کہا گیا ہے کہ اس دنیا کی بادشاہتیں ہمارے خداوند اور اسکے مسیح کی بادشاہتیں ہو جائیں گی۔ پھر یہہ بھی لکھا ہے کہ خدا نے بیٹے سے فرمایا وہ تیرا تخت اے خدا ابدالآباد ہے ۲ ما اور پھر یہہ تو میرے دہنے ہاتھ بیٹھ جب تک کہ میں تیرے دشمنوں کو تیرے پاؤں کی چوکی نہ کروں"۔ +

جب مسیح اس دنیا میں تھا اُسنے چند ایک دیانتدار پیروؤں کو اپنے پاس جمع کیا جنمیں سے اُس نے ۱۲ کو رسول ٹھہرایا ہے۔ انمیں سے ایک شریر نے گرفتار کروایا اور پھر جاکر اپنے تئیں پھانسی دی۔ مسیح کے جی اُٹھنے کے بعد اور آسمان پر جانے کے وقت اُسنے اپنے رسولوں کو فرمایا کہ تمام دنیا میں جاکر ہر ایک آدمی کے آگے انجیل کی منادی کرو اور باپ اور بیٹے اور روح القدس کے نام سے بپتسمہ دیکر اُنہیں شاگرد بناؤ اور اُن سے وعدہ کیا کہ میں زمانہ کے آخر تک تمہارے ساتھ ہونگا مگر اُسنے اُنکو فرمایا کہ جب تک عالم بالا سے تمکو قوت نہ ملے یروشلم سے باہر نہ جاؤ سو وے یروشلم میں عید پنتیکوست کے دن تک جو مسیح کے مصلوب ہونے کے پچاس دن اور اُس کے آسمان پر جانے کے دس روز بعد واقع ہوئی ٹھہرے رہے اور اس عید کے دن خدا کی روح بڑی قدرت کے ساتھ جب وے اور شاگردوں کے ساتھ دعا میں مصروف تھے اُنپر نازل ہوئی فوراً اُنہوں نے انجیل کا وعظ کرنا شروع کردیا اور ہزاروں عیسائی ہوگئے وے اُس ملک کے اور حصوں میں چلے گئے تاکہ اسبات کی منادی کریں کہ مسیح نے دنیا میں آکر گنہگاروں کے لئے اپنی جان دی ہے تیسرے دن وہ جی اُٹھا ہے اور گروہ کے گروہ ایمان لائے ہیں۔ وے اور قوموں میں بھی گئے اور منادی کرتے پھرے اور بہت لوگ ایمان لائے انجیل کی خوشخبری جلدی پھیلتی گئی اور دنیا کے بڑے شہروں میں اور نہایت مہذب قوموں پر چھوٹے چھوٹے دیہات اور جاہل وحشی لوگوں میں عیسائیوں کی جماعتیں قایم ہوگئیں +

اب ۱۸۰۰- برس سے زیادہ گذر گیا ہے اور ہمکو دریافت کرنا چاہیئے کہ دنیا میں ابتک مسیحی مذہب کا کیا حال ہے؟ اس سے پہلے پنجاب کے لوگ سمجھتے تھے کہ عیسائی لوگ بہت تھوڑے ہیں اور ہندو مسلمان دنیا میں بیشمار ہیں مگر اب اس بارے میں وے بہتر علم رکھتے ہیں تاہم بہت ایسے ہیں جو دنیا کے بڑے بڑے مذاہب کی ہر ایک طاقت اور شمار سے ناواقف ہیں +

دنیا کے چار بڑے مذاہب یہہ ہیں۔ یعنے ہندو۔ بدھ۔ محمدی۔ عیسائی مذہب ہندو مذہب فقط ہندوستان میں مروج ہے اور اسکے پیرو ۱۸۰۰۰۰۰۰۰- اٹھارہ کروڑ ہیں بدھ مذہب تبت۔ چین۔ نیپال۔ برما۔ جاپان۔ سیام۔ لنکا میں پایا جاتا ہے مگر اس مذہب میں اور بہت سی بدعتیں شامل ہیں اور کان فوسیئس کا طریق بھی اس میں شراکت رکھتا ہے ہم کہہ سکتے ہیں کہ اسکے مقلدوں کی تعداد ۲۰۰۰۰۰۰۰۰ بیس کروڑ ہے۔ اور محمدی مذہب جو افریقہ ترکی وسط ایشیا۔ اور ہندوستان میں پایا جاتا ہے اسکے پیروؤں کا شمار ۱۵- سے ۱۸- کروڑ تک ہے عیسائی مذہب جو فرانس سپین جرمنی انگلستان روس اور ترکی کے سوا یورپ کے تمام ملکوں اور امریکہ کے تمام ممالک میں مروج ہے اسکے پیروؤں کی تعداد قریب ۴۰- کروڑ کے ہے +

اب بات فقط یہہ نہیں کہ عیسائی مذہب اور دینوں کی نسبت زیادہ لوگوں میں مروج ہے بلکہ یہہ کہ یہہ مذہب اُن تمام ملکوں میں عروج پر ہے جہاں لوگ علوم وفنون اور تہذیب میں نہایت ترقی پر ہیں۔ بھلا کوئی خیال کریگا کہ ہندوستان اور انگلستان و چین۔ اور جرمنی۔ و افغانستان

اور سٹولنڈن و مصر اور ڈنمارک یا برما اور اسٹریلیا یا ٹرکی اور امریکہ میں تہذیب و اخلاق یکساں اور برابر ہیں ہرگز ہرگز نہیں - اگر کوئی مسافر اور سیاح سفر کرتا ہوا کسی ملک میں وارد ہووے اور وہاں بیماروں کے لئے شفاخانے اور غریبوں اور مصیبت زدوں کے لئے جائے آرام پاوے اور زندگی کی تمام ضروریات اور آرام کی چیزیں موجود دیکھے وہ فوراً معلوم کریگا کہ یہہ عیسائی ملک ہے پھر یہہ بھی کہ عیسائی قومیں تمام دنیا میں سب سے زیادہ طاقتور اور باقی تمام لوگوں میں نہایت عروج پر ہیں اس سے بڑھکر یہہ بات ہے کہ عیسائی قومیں دنیا کے بہت سے حصوں میں اپنی نو آبادیاں جاری کرتی جاتی ہیں چنانچہ اسٹریلیا نیوزیلنڈ تسمینیا اور جنوبی افریقہ وغیرہ جگہوں میں انگلستان کے فرانسیسی حصہ ہندوستان میں فرانس کے اور جنوبی افریقہ میں ڈچ قوم کے نو آباد لوگ معہ اپنی اپنی بستیوں کے موجود ہیں - علاوہ بریں پادری لوگ دنیا کے تمام ملکوں میں جاکر انجیل کی منادی کرتے ہیں اور شائد بشارت کا کام ایسا زور شور سے بڑھ رہا ہے کہ رسولوں کے دنوں کے بعد کبھی نہیں ہوا اور حال حد ہی میں دوسرے دینوں سے گروہ کی گروہ عیسائی ہو گئیں ہیں اور سمندر کے بعض جزیرے تو بالکل ہی عیسائی ہو گئے ہیں کہ اُن میں نہ کوئی بت اور نہ کوئی بت کا مندر پایا جاتا ہے اور یہہ کام نہ تو ظلم سے اور نہ فریب سے کیا جاتا ہے ہمیں ہم کسی کو نفسانی چیزوں سے ترغیب نہیں دیتے اور نہ کسیکو لالچ دلاتے ہیں اور نہ زور کا ڈر دکھاتے ہیں - ہم فقط لوگوں کے دلوں کے سامنے حق کو پیش کرتے ہیں اور خدا کے فضل کی قدرت پر بھروسہ رکھتے ہیں کہ اُسکی طاقت اُنکو لائق کرتی کہ حق پر یقین کریں اور اُس کے فرمان بردار ہو جاویں*

روسی پیشقدمی

۳۰ - نومبر ۱۸۸۴ء کی تار برقی کیمپ گھسان میں یہہ خبر عجیب شائع ہوئی ہے کہ روسیوں نے پل خاتون اور پل خشت پر ناگہانی طور سے قبضہ کر لیا اور اُس قبضہ سے اس ملک کے لوگوں میں بڑا جوش پیدا ہو رہا ہے - پہلے ملک مقبوضہ روس کی حد سرخس بیان کیجاتی تھی اب اُسنے چالیس میل اور جدید بجانب ہرات پیشقدمی کی - ہرات سے مرو دو سو میل ہے سرخس پر روسی قبضہ ہو جانے سے یہہ مسافت کم رہ گئی تھی اب پل خاتون پر پہنچنے سے باون میل اور بھی ہرات کے نزدیک ہو گئے اور ابھی معلوم نہیں کہ انعقاد کمیشن سے پہلے کہاں کہاں تک پاؤں پھیلانے کی فکر میں ہیں پل خاتون پر روسی قبضہ ہو جانے سے یہہ اندیشہ ہے کہ ہرات کی بابت آئندہ کیا کارروائی ہوگی کیونکہ جو ترکمانی قبائل فیمابین ہرات و سرخس کے رہتے ہیں اُنمیں روسی سازشیں مشہور ہیں اور امیر عبد الرحمن خان کو ابھی تک اس صحرائی رعایا کی استمالت کی طرف کچھ بھی توجہ نہیں اور نہ انہوں نے ابتک کوئی ایسی کارروائی کی ہے جو روسی سازشوں کی روک اور ازدیاد رعب حکومت اپنے کے لئے کچھ کارآمد ہوتی اگر امیر ترکمانی رعایا جو میدان ہرات و مرغاب میں رہتے ہیں روس کے زیر فرمان ہو گئے تو اُسوقت ہرات پر روسیوں کا اثر کامل طور پر ہو جاویگا جو افغانستان کے واسطے امر موجب تشویش کا ہے - علاوہ اس جدید حرکت کے روس یہہ بھی دعویٰ کرتا ہے کہ جو مقامات پہلے کسی زمانہ میں مرو کے متعلق تھے اور اُنپر ایک مدت سے افاغنہ نے قبضہ کر رکھا ہے وہ پھر بدستور مرو کے ملحق ہونے چاہئیں اس سے یہہ مطلب ہے کہ اُنپر روس کا استحقاق ہے ایسے ایسے صدہا امروں کی روس سے امید ہو سکتی ہے اور وہ ہر طرح کوشاں ہے کہ اپنے رعب و داب کو وسط افغانستان میں قائم کرے اور اسلئے وہ آئے دن ایک نہ ایک چال چل ہی جاتا ہے اب دیکھئے انگریزی کمیشن کہستان میں پہنچ گئی اور روسی کمیشن ابھی تک روانہ بھی نہیں ہوئی شائد جنوری میں یہاں پہنچے - یہہ بھی ایک قسم کی بے پروائی اور مغرورانہ کارروائی ہے تاکہ اُنکے داخلہ کی انگریزی کمیشن کچھ دن اور بھی منتظر رہے اور وہ شان و شوکت سے منزل مقصود پر پہنچے اور کیا عجب ہے کہ اُس فرصت میں بعض اور مقامات ضروری پر بھی اپنا دخل جما لینے کا قصد رکھتے ہوں اور انعقاد کمیشن پر پھر انکو چنداں گفتگو کی ضرورت بھی نہ رہیگی چونکہ روس کی پیشقدمی اور نئے نئے قبض و تصرف سے اُنکے دلی ارادے بالکل ظاہر ہو رہے ہیں تو اُسمیں کچھ شک نہیں کہ کمیشن کے دقتوں کا اندازہ روز بروز بڑھتا جاتا ہے اور خاطر خواہ کامیابی میں ایک مایوسی کیصورت پیدا ہوتی جاتی ہے اور آجکل جو کچھ تکلیفیں سردی اور برف و باران کی اہل کمیشن غیر ملک میں جھیل رہے ہیں بصورت کامیابی یہہ سب غم غلط ہو جائینگے ورنہ ایک ایک مصیبت بھولنے کی نہیں اور اتفاقی خیالات میں فتور پیدا ہو جانے کا اندیشہ جدا رہیگا دیکھئے کیا انجام ہو*

گورنمنٹ ہندوستان کی پالیسی

۲ - دسمبر کے پرچہ کوہ نور میں ہمنے ایک بسیط آرٹیکل میں ہندوستانی معاملات کا ذکر کیا تھا اور یہہ بھی بالتفصیل ظاہر کیا تھا کہ لارڈ ڈفرن کی حکومت میں جو ملکی پالیسیوں میں تبدیلی غیر ممکن ہے بلکہ لارڈ رپن کی پالیسیوں میں ترقی کی امید ہے - مولانا سید احمد خان صاحب نے بھی ایک مضمون پرچہ علیگڑھ گزٹ میں لکھا ہے اور بخوبی ثابت کیا ہے کہ ہندوستان کی حکمت عملی میں زمانہ کے اقتضا کے لحاظ سے کوئی تبدیلی خلاف دلیلوں کے نہیں ہو سکتی وہ لکھتے ہیں کہ لوگوں کا یہہ خیال کہ لارڈ ڈفرن اُس پالسی کو جو لارڈ رپن - کی تھی الٹ دیں گے محض خیال ہے - گورنمنٹ کی پالسی ملک کی حالت کے مطابق

ہوتی ہو یہہ بات غیر ممکن ہو کہ کوئی گورنمنٹ ملک کیحالت کے برخلاف اپنی پالسی اختیار کرے ملک کیحالت بدل جانے سے گورنمنٹ کی پالسی بالضرور بدل جاتی ہو مگر حالت کے مخالف پالسی کسطرح چل نہیں سکتی ہی ہمکو اس امر کی پیشین گوئی کرنے کو کہ ہمارے آیندہ وایسرائے کی پالسی کیا ہوگی ملک کی حالت پر ایک سرسری نظر ڈالنی چاہیئے +

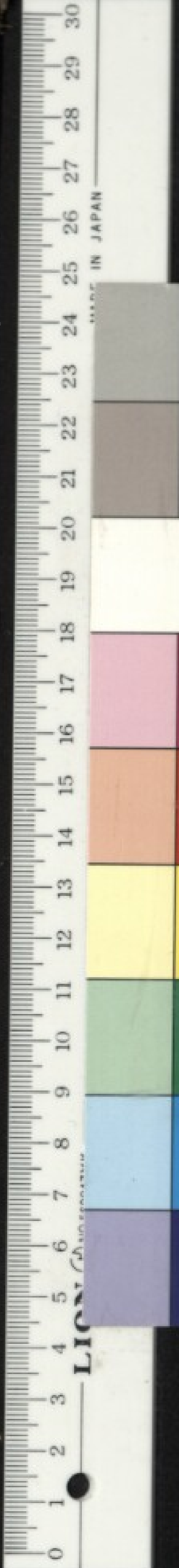
ایک زمانہ تھا کہ ہندوستان کے رہنیوالونکو اسبات کا ذرا بھی خیال نہ تھا کہ انگلش گورنمنٹ کس اصول سلطنت سے انپر حکومت کرتی ہو اب یہہ زمانہ ہو کہ ہر ایک متنفس جو کچھہ بھی شد بد رکھتا ہو ہر ایک وایسرائے کی حکومت ہندوستان کی پالسی پر غور کرتا ہو اور اسی فکر میں رہتا ہو کہ دیکھئے آیندہ وایسرائے کی کیا پالسی ہوگی انکو صرف ہندوستان کے وایسرائے ہی کی پالسی کی فکر نہیں رہتی بلکہ اسبات کی بھی فکر رہتی ہو کہ دیکھئے انگلستان کی لبرل پارٹی کے ہاتھہ میں حکومت رہتی ہو یا کنزرویٹو پارٹی کے ہاتھہ میں وہ اس امر کو صرف اسی نگاہ سے نہیں دیکھتے کہ کیا ہوا یا کیا ہوگا بلکہ وہ اسپر غور کرتے ہیں کہ انکا اثر ہندوستان کی گورنمنٹ کی پالسی پر کیا پڑیگا - یہہ تبدیلی جو ہندوستان کیحالت میں ہوئی ہو ایسی نہیں ہو کہ کوئی اسٹیٹسمین خواہ وہ لبرل ہو یا کنزرویٹو یا مثل ایمپرر آف رشیا کے محض ڈسپاٹک اُسکو نظر انداز کر سکے +

ہندوستان قدیم زمانہ میں ایک ایسا قطعہ زمین تھا جسکے چاروں طرف دیوار کھینچی ہوئی ہو اور جسمیں نہ دوسرے ملک کی ہوا آ سکے اور نہ اور کسیکی آواز - اُسکی مثال ایسی مینڈک کی تھی جو کوئیں میں پڑا ہو اور کنوئیں کے سوا اُسکو کچھہ حال دریا یا سمندر ندی یا نالے و تالاب کا اُسکو معلوم نہو - یہہ مثال بھی کچھہ ٹھیک ٹھیک نہیں ہو اسلیئے کہ اُس مینڈک کو اپنے کنوئیں کا تو حال معلوم ہوتا ہو مگر ہندوستان کے ایک حصہ کے رہنے والوں کو اپنے ہی ملک کے دوسرے حصہ کا حال معلوم نہیں ہوتا تھا +

تمام ہندوستان ایک ڈسپاٹک حکومت میں تھا جسکا اثر انسانوں کو غلامی کی حالت میں رکھتا ہوتا ہو یہہ مت سمجھو کہ اُس زمانہ کی گورنمنٹ ڈسپاٹک تھی بلکہ ہر ایک اعلی شخص اپنے سے ادنی شخص پر ڈسپاٹک (ظالمانہ) اقتدار رکھتا تھا جو ڈسپاٹک حکومت بادشاہ کو اپنے ماتحتوں پر تھی وہی ڈسپاٹک اقتدار امراؤ کو اپنے سے کم درجہ لوگو پر تھا اور وہی ڈسپاٹک حکومت علاقہ داروں کو اپنی ماتحت رعایا پر یہانتک کہ ایک گانوں کا زمیندار یا مقدم اُس گانوں کے تمام باشندوں پر اور ایک قوم کا چودھری اپنی قوم کے تمام لوگوں پر وہی ڈسپاٹک اختیار رکھتا تھا نتیجہ اسکا یہہ تھا کہ تمام لوگ اعلی و ادنی امیر و غریب امراء و وزرا سب ایک قسم کی غلامی کیحالت رکھتے تھے ادنی اپنے سے اعلی کو اپنا مالک اور اپنے آپکو اپنے سے اعلی کا ایک قسم کا غلام سمجھتا تھا - اس حالت سے ایک اور یہہ نتیجہ پیدا ہوا تھا کہ تمام لوگوں میں سے کیا ادنی اور کیا اعلی سلف ریسپکٹ کا جوش جاتا رہا تھا وہ اپنے سے اعلی کو جسطرح پر ہو سکے بلا لحاظ سلف ریسپکٹ کے خوش رکھتا اور اپنے پر مہربان بنانا چاہتے تھے دوسرا کوئی خیال اُنکے دلمیں نہیں گزرتا تھا +

مگر برٹش گورنمنٹ نے رفتہ رفتہ ہندوستان کے دلوں سے یہہ سب باتیں مٹادیں ڈسپاٹک سسٹم رفتہ رفتہ زائل ہوگئی اور اُسکے زوال سے نیچرل طریقہ پر ہر ایک کے دلمیں ایک آزادی کا خیال پیدا ہوگیا - جو دیوار کہ ہندوستان کے گرد تھی وہ ٹوٹ گئی اور ملکوں کی آوازیں ہندوستان کے کانوں تک پہنچنے لگیں - ریل نے تمام ہندوستان کو ایک کردیا ہو سفر کی عادت بالطبع لوگوں میں پیدا ہوگئی ہو ہندوستان کے ایک حصہ کے باشندوں کے خیالات دوسرے حصہ کے باشندوں کے پاس اسیطرح پہنچنے لگے ہیں جیسے کسی شہر کے ایک محلہ کے لوگوں کے خیالات دوسرے محلہ والوں تک پہنچتے ہیں - اسٹیم نے صرف زمین ہی پر یہہ کام نہیں کیا بلکہ سمندر پر بھی کافی اثر دکھایا ہو - یورپ کا سفر سمندر کے پار جانا ہندوستانیوں کے عمدہ مقاصد میں سے ایک مقصد ہوگیا ہو وہ ہندوستان میں بیٹھے ہوئے یورپ - امریکہ افریقہ - ٹرکی - ایجپٹ ایران کی سلطنتوں کی پالسیوں کو دیکھتے ہیں اور اسپر نکتہ چینی کرتے ہیں - ان سلطنتوں کی پالسیوں سے ہندوستان کی گورنمنٹ کی پالسی کا مقابلہ کرتے ہیں اور اس مقابلہ کے بعد خوش یا ناراض ہوتے ہیں یعنی جو سلوک کہ وہ تمام سلطنتیں کہ جو وہ اپنی رعایا کے ساتھہ کرتے ہیں نفرت یا تعریف کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور پھر اپنی حالت پر غور کرتے ہیں اور اسکے بعد شکر یا ناشکری کا جو خیال اُنہیں پیدا ہوتا ہو پیدا ہوتا ہو +

قدیم زمانہ میں (جس سے وہ زمانہ مراد نہیں ہو جو یادسے خارج ہو بلکہ میں اُس زمانہ سے مسلمانوں کی حکومت ہندوستان کا زمانہ مراد لیتا ہوں) بلاشبہ علم کا بہت چرچا تھا - مگر کس علم کا ؟ زیادہ تر دینیات کا اور اُسکے بعد لاجک و فلاسفی کا اور بہت کم ریاضی کا - یہہ علوم ایسے ہیں جن کو انتظام مدن اور گورنمنٹ کی پالسی اور رعایا اور گورنمنٹ کے حقوق اور اقوام مختلف کے باہمی استحقاق سے بہت ہی کم تعلق ہو اور یہی سبب تھا کہ تعلیم یافتہ اشخاص میں بھی ڈسپاٹک حکومت کا اثر پایا جاتا تھا اور کسی نہ کسی قسم کی غلامی کی حالت اُن میں موجود تھی اور سلف ریسپکٹ یا سلف ارکا خیال بسبب معدوم ہونے آزادی کے اُن میں نہ تھا - یہہ خیال بلاشبہ



اگلے زمانہ کی تاریخوں سے جن کو عمدہ ولایتی مصنفوں نے نکتہ چینی کے ساتھ تصنیف کیا ہو پیدا ہوتا ہے میں قبول کرتا ہوں کہ عربی زبان میں اس قسم کی متعدد تاریخیں موجود ہیں مگر کبھی ان کا رواج ہندوستان میں نہیں ہوا بلکہ ابتک بجز اُن کے جو شاذ و نادر یورپ یا مصر میں حال میں چھپی ہیں ہندوستان میں موجود تک نہیں ہیں۔ ہندوستان کی جو تاریخیں تھیں وہ خود ڈسپاٹک تھیں اور اُن کے پڑھنے سے بجز اسکے کہ ایک غلامی کی حالت دل میں پیدا ہو اور کچھ حاصل نہ تھا +

پچاس برس سے یورپین سینز و لٹریچر نے ہندوستان میں ترقی شروع کی اگرچہ ابھی کافی ترقی نہیں ہوئی لیکن ایک ایسی حد تک ہو گئی ہے کہ اب مٹائے سے مٹ نہیں سکتی۔ ہندوستانی یورپ کے مصنفوں کی تاریخوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں اُنکے مضامین سے اور عمدہ مصنفوں کی نکتہ چینی سے جو اُن کے مصنفوں نے کی ہے اُن کے خیالات بالکل تبدیل ہو گئے ہیں ہر ایک کے دل میں سلف رسپکٹ کا خیال پیدا ہو گیا ہے ایسے لوگ بھی پیدا ہو گئے ہیں کہ سلف رسپکٹ کے مقابل میں وہ دنیاوی جاہ و حشم آسائش و آرام کو بلکہ اپنی جان کو بھی کچھ عزیز نہیں سمجھتے۔ یہہ انقلابات نہایت عظیم الشان ہیں مگر نہایت افسوس کہ ہمارے ملک کے حکام کو ابھی تک اُن کی وقعت اور عظمت کا ویسا خیال پیدا نہیں ہوا ہے جیسی وقعت و عظمت فی الواقع اُن کی ہے۔ جو حکام کہ ڈسپاٹک طریقہ برتتے ہیں وہ نہیں سمجھتے کہ پچاس برس پہلے وہ کسقدر کم بد اثر پیدا کرتا تھا اور اب اس کا کسقدر عظیم الشان بد اثر پیدا ہوتا ہے۔ ہم نے نہایت مختصر طور پر ہندوستان کے انقلاب حالت کی یہہ تصویر دکھائی ہے کیونکہ پوری پوری تصویر دکھانے کو یہہ مختصر آرٹیکل کافی نہیں ہے۔ پس کیا یہہ ممکن ہے کہ ہندوستان کی حالت تو ایسی بدل جاوے مگر ہندوستان کی گورنمنٹ کی پالیسی وہی رہے جو پچاس برس یا تیس برس پہلے تھی یقینی ناممکن ہے +

لارڈ ڈفرن نہایت مشہور و نامور مدبر ہیں امکان سے خارج ہے کہ وہ ہندوستان کے انقلاب حالت سے قطع نظر کرکے یکایک تمام پالیسیوں کو اُلٹ دیں۔ جہاں تک ہم کو معلوم ہوا ہے لارڈ ڈفرن نہایت نیک دل اور انصاف پسند ہیں ظلم کے اور ظالم کے نہایت دشمن ہیں مظلوم پر رحم کرنے والے اور اُس کے ساتھ ہمدردی کرنے والے ہیں۔ اگر اُن کے مزاج میں کسیقدر سختی ہے تو ظلم کے دور کرنے میں ہی ظالم پر سخت ہونا اُنکی اعلیٰ درجہ کی بات ہے رہی یہہ بات کہ اُن کے نزدیک کون ظالم قرار پاویگا یہہ قسمت کی بات ہے +

مگر ہم اسبات کا اقرار کرتے ہیں کہ لارڈ ڈفرن کا زمانہ حکومت نہایت نازک اور پیچیدہ امور سے بھرا ہوا ہے۔ اُودھر ہندوستانی سمجھتے ہیں کہ یورپین کے مقابلہ میں ہمارا انصاف نہیں ہوتا۔ ادھر البرٹ بل نے ہندوستانیوں اور یورپین باشندگان ہندوستان میں سخت ملال پیدا کر دیا ہے ادھر انگلو انڈین اخبار اپنے سخت و درشت آرٹیکلوں سے جو وہ ہندوستان کی نسبت لکھتے ہیں ہندوستانیوں میں سخت ناراضی پیدا کر رہے ہیں اُدھر بنگالی اخبار اپنی درشت کلامی اور سخت زبانی اور بعض ناواجب تکراروں سے یورپین کو ناراض کر رہے ہیں۔ پس لارڈ ڈفرن کو پالسی اختیار کرنے میں دو مشکلیں پیش آوینگی۔ اول دونوں فریقوں کو اتحاد کی طرف مائل کرنا اور دوسرے ملک کی حالت کے مناسب پالسی کو قرار دینا بلاشبہ ظاہر میں یہہ بہت مشکل کام معلوم ہوتا ہے مگر ہم کو لارڈ ڈفرن کی مشہور و معروف دانائی اور مختلف ملکوں اور قوموں کی تجربہ کاری سے یقین کامل ہے کہ وہ ان تمام مشکلات پر فتح پاوینگے خدا ان سب باتوں میں اُن کا مددگار رہے۔ آمین + از کوہ نور

اخبار تازہ

بمبئی ۹ دسمبر آج دوپہر بعد مغربی ہند کے اہل اسلام کمرہ تجارت۔ کفیلان نمائشگاہ بمبئی۔ یورشین اور اینگلو انڈین ایسوسی ایشن۔ اور باشندگان احمد آباد کی طرف سے لارڈ ڈفرن کی خدمت میں ڈیپوٹیشن حاضر ہوئے اور اڈریس پیش کئے۔ اور لارڈ ممدوح نے سب کا جواب دیا مگر اہل اسلام کے اڈریس کے جواب میں جو تقریر فرمائی وہ سب سے عمدہ تھی۔ آپنے فرمایا کہ میری پبلک لائف کا بہت بڑا حصہ دنیا کے مختلف حصوں میں اسی کوشش میں گذرا ہے کہ مسلمانوں کی کچھ خدمت کروں۔ میں انکی تاریخ۔ انکے علم ادب اور ان کے خیالات اور عادات و طریقوں سے بخوبی واقف ہوں۔ سلطان روم نے جو مروت اور پسندیدہ اطوار میں اس زمانہ کے تمام حکمرانوں سے بڑھ گئے ہیں جو مہربانی مجھ سے مرعی رکھی اور جو رحیمانہ برتاؤ اُن لوگوں سے فرمایا۔ جن کو اُنکے حضور میں حاضر ہونے کا فخر حاصل ہے خود اسی نے میرے دل پر ایک دائمی نقش پیدا کر دیا تھا۔ اور جب میں ہر میجسٹی سے وداع ہونے لگا تو میں نے اُنکو یقین دلایا۔ کہ میں آپ کے ہم مذہبوں کی اغراض کو پدرانہ پاس سے ملحوظ رکھنے کا ارادہ رکھتا ہوں مجھے یہہ معلوم ہونے پر سخت قلق ہوا کہ ہندوستان کے مسلمان اپنی واقعی حالت کی نسبت غلطی میں ہیں۔

امپیریل گورنمنٹ کی یہہ خواہش ہے کہ حضور ملکہ معظمہ کی رعایا ہند کے ہر فرقہ اور جماعت کے لئے بلا رو رعایت وہ عمدہ اور مساوی موقعے پیدا کرے کہ وہ اپنی دنیاوی حالت کو ترقی دیسکیں اور اپنی اخلاقی ترقی کے وسایل کو زیادہ کر سکیں جب مجھے یاد آیا کہ یہہ مسلمانوں کے علوم مسلمانوں کے فنون۔ اور مسلمانوں کا علم ادب ہی تھا جس نے زیادہ تر یورپ کو ڈارک ایجیز کی تاریکی سے نکالا۔ تو مجکو اس امر کا یقین کرنا ناممکن ہو گیا۔ کہ صرف ہندوستان کے مسلمان ہی ایسے ہیں جن کو قوم کی عام ترقی میں اپنے ہم مذہب لوگوں کے ساتھہ ہم پہلو ہو کر چلنے میں کوئی مشکل ہے۔ اور اگر کچھہ ایسی ہی دقتیں اُنکے راہ میں ہیں جو اس دلخواہ نتیجہ پر پہونچنے سے انکو روکتی ہیں تو میں بڑی خوشی سے اُن کی مدافعت کی کوشش کرونگا +

کمرہ تجارت کے جواب میں جسکا خلاصہ میں کل تار کے ذریعہ بھیج چکا ہوں لارڈ ڈفرن نے فرمایا کہ تجارت کے واسطے توسیع ریلوے کی ضرورت کو میں سمجھتا ہوں۔ اِسکے بعد لارڈ ممدوح نے بندرگاہ کی حفاظت کے مسئلہ اور دوسرے سوالات پر جنکا اڈریس مذکور میں ذکر تھا توجہ مبذول کرنیکا وعدہ فرمایا +

سکریٹریٹ سے لارڈ ڈفرن الفنسٹن کو تشریف لے گئے جہاں اُنہوں نے انڈسٹریل انسٹیٹیوٹ کی بنیاد کا پتھر رکھا۔ سر جیمز فرگسن صاحب نے لارڈ ڈفرن سے رسم مذکور ادا کرنیکی درخواست کرتے وقت ہز اکسیلنسی کو تہ دل سے مبارکباد اور انکے زمانہ وایسرائے کی کامیابی کی امید ظاہر کی اُنہوں نے یقین ظاہر کیا کہ کل جو خیر مقدم تہ دل سے ہز اکسیلنسی کو دیا گیا۔ اُسمیں حضور ملکہ معظمہ کے ہر درجہ کے تمام ملازم جو اس ملک کے ہیں پورے پورے شریک تھے کیونکہ وہ ہز اکسیلنسی نے بہت سے ثبوت اُن کو اسبات کے دیئے ہیں کہ اُن کے ہاتھہ میں حکمران ملک کی عزت اور سلامتی قایم رہیگی۔ اور حضور ملکہ معظمہ کی ہر درجہ کی رعایائے ہند جناب ممدوح کو نہ صرف ایک مستقل حاکم خیال کرتی ہے۔ بلکہ ایک ہمدرد دوست بھی معلوم کرتی ہے۔ اسکے بعد لارڈ ڈفرن نے بنیاد کا پتھر رکھا۔ اُنہوں نے کوئی تقریر ارشاد نہیں فرمائی۔ لیکن عمارت فنڈ میں چندہ دینے کا وعدہ کیا +

بمبئی ۱۰- ستمبر آج صبح لارڈ ڈفرن نے سلوتریوں کے کالج اور حیوانات کے ہسپتال کا جو پریل میں تعمیر ہوگا بنیاد کا پتھر رکھا یہہ کالج اور اسپتال ایک متمول پارسی مسٹر ڈونشا مانک جی پیتیت نامی اپنی بیوی کے یادگار میں تعمیر کرا رہا ہے۔ تمام رسوم ہندؤں اور پارسیوں کے طریق کے موافق ادا ہوئیں اور بہت دلچسپ تھیں۔ لارڈ اور لیڈی ڈفرن صاحبہ اور ہمراہیان جناب ممدوح کی لیڈی صاحبان کو ہار دیئے گئے +

برلن ۹- دسمبر جو کمیٹی مغربی افریقہ کی کانفرنس نے مقرر کی تھی اُسنے پسند کیا کہ دریائے کانگو پر جہاز رانی کی آزادی رہے۔ جمہوری نگرانی کانگو پر محدود ہوگی انگلستان نیریں ناگر کی اور فرانس بالائی حصہ کی نگرانی کرے گا +

قاہرہ ۹- دسمبر سرکاری قرضہ کے کمشنران آسٹریا اور فرانس نے جو مقدمہ گورنمنٹ مصر کے خلاف اُٹھایا تھا اُسکا تصفیہ کیا گیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ گورنمنٹ مصر اس رقم کی واپسی کی ذمہ دار ہے جو ملتوی کی گئی تھی۔ مگر گورنمنٹ مصر نے اس فیصلہ کا اپیل کیا ہے +

۱۲- ماہ حال کو مہم نیل کا ہیڈ کوارٹر امبیکول کو منتقل کیا جائیگا +

بمبئی ۱۰- دسمبر سلوتریوں کے کالج کا بُنیادی پتھر رکھنے کی رسم کو ادا کرتے وقت لارڈ ڈفرن نے ایک مختصر ایڈریس دیا۔ جسمیں اُنہوں نے کہا کہ ہندوستان کے اور تمام مقامات سے بمبئی اپنے باشندوں کی فراخ حوصلگی اور ان کی بیغرضانہ کوششوں کے لئے جو وہ آدمیوں اور حیوانوں کی تکالیف کے مدافعت کے لئے کرتے ہیں مشہور ہے۔ اس انسٹیٹیوشن کا مقصد نہایت اعلیٰ ہے اور مجکو یقین ہے کہ دن بدن جسقدر تہذیب ترقی کریگی اسیقدر نسل انسانی ان تمام خانگی جانوروں کے ساتھہ جو ہماری حاجات کو پورا کرتے ہیں رحم اور دردمندی کے ساتھہ سلوک کرنے میں اس عمدہ مثال کی پیروی کرنے کی طرف مائل ہوگی جو جزیرہ نمائے ہند میں دکھلائی گئی ہے +

بمبئی ۱۱- دسمبر آج صبح لارڈ ڈفرن رخصت فرمائے کلکتہ ہوئے۔ اگرچہ آپ کی روانگی پرائیویٹ طور کی تھی مگر تاہم تماشائیوں کا مجمع کثیر اسٹیشن پر جمع ہوگیا تھا حضور گورنر فرانس اور مس فرگسن صاحبہ اسٹیشن تک پارٹی موصوفہ کے ساتھہ تشریف لائیں جہاں ایک اعزازی گارڈ موجود تھا ایڈمیرل ہیمبی۔ سی۔ بی۔ آئی ایڈمنگٹن چیف سکرٹری گورنمنٹ بمبئی تاوقتیکہ ہز اکسیلنسی حدود بمبئی پریذیڈنسی سے نہ گزر جائیں ہمرکاب رہینگے لارڈ ڈفرن سپیشل ٹرین میں سفر فرمائینگے جو شنبہ کو علی الصباح کلکتہ پہنچ جائیگی۔ لارڈ رپن ۱۷- ماہ حال کو بمبئی میں پہونچینگے۔ اور ۲۰- کو روانہ انگلستان ہوں گے +

لنڈن ۱۱- دسمبر خبر ہے کہ لارڈ گرینول صاحب نے بیان کر دیا ہے کہ وہ چین اور فرانس کے درمیان ثالث



ہونے کے لئے جو کوششیں کر رہے تھے سو وہ انہوں نے ترک کر دیں +

ڈیلی نیوز نے ایک تار اس مضمون کا شایع کیا ہی کہ ڈوفرن کار لوز عنقریب ہندوستان کی سیر فرماینگے +

روسیوں کی بابت خبر آئی ہی کہ عرصہ ۱۵-۱۰ روز کا ہوا ہی کہ روسی کلاب سرحد بخارا سے براہ بدخشاں امان الملک والئے چترال کے پاس آئے ہیں - اور انہوں نے درخواست کی ہی کہ اگر راستہ براہ یٰسین کشمیر جانیکو ملجاوے تو سالانہ کچھ روپیہ دوام کے لئے دیا جایا کریگا - اور اگر یکمشت لینا منظور رہی تو تین لاکھ روپیہ دینگے اور اگر امیر کیطرف سے اندیشہ ہی تو ہم اس امر کے ذمہ وار ہوتے ہیں +

سرحدی کمیشن سرخس میں پہنچ گئی ہی جنرل زلکوفی نے اطلاع دی ہی کہ ہم ۲۰ جنوری کو روانہ ہونگے - متفرقہ جمشیدی باشندگان نواح ہرات اور مردمان قوم سالور و سارق ترکمانوں کو جو بادغیش کے گرد نواح ہرات میں ابتدا سے ہاسون توابع افغانی ترکستان میں سکونت رکھتے ہیں اور اُنسے امیر کابل سالانہ خراج وصول کرتے ہیں - روس کے جنرل نے اُنسے کہا کہ ابتک جو تم غیر وطن ہو رہے ہو اگر اپنے وطن نواح مرو میں آباد ہو جاؤ تو ۲۰ سال کے واسطے مالیہ معاف ہوگا - اور ۲۰ سال تک تمہاری کسی پیداوار پر محصول نہ لگایا جاویگا - ان لوگوں نے آباد ہونیکا اقرار بڑی تسلی کے ساتھ کر لیا ہی +

چین و فرانس صوبہ ٹانکن کی خبروں سے معلوم ہوا ہی کہ چین اور فرانس میں جنگ ہو رہا ہی باوجودیکہ فرانس والوں کو غلبہ ہی مگر جبتک کہ اُنکے پاس اور امداد نہ پہنچ جاوے وہ اس قابل نہیں ہیں کہ پیشقدمی کر کے حملہ کریں +

لارڈ ڈوفرن صاحب بہادر ہمارے جدید لاٹ صاحب ۸ - دسمبر کو بمبئی میں رونق افروز ہو گئے - جسوقت حضور ممدوح جہاز سے اُترے جنگی جہازوں نے سلامی دا کی اور اہل بمبئی نے بڑے تپاک سے استقبال کیا +

سرکاری خبر

سپاہی رپٹ موسم و صحت و فصل پنجاب بابت ہفتہ مختتمہ ۹ - دسمبر ۱۸۸۴ء

دہلی صحت اچھی ہی - کاشت فصل ربیع ہو چکی ہی - نرخ اجناس ارزان ہوتا جاتا ہی +

حصار - حصار میں بخار پھیل رہا ہی - لیکن رہتک میں کم ہوتا جاتا ہی - فصل خریف ورد ہو رہی ہی - اور غلہ نکالا جا رہا ہی - فصل ربیع لہلہا رہی ہی +

انبالہ بخار کم ہوتا جاتا ہی - فصل ربیع لہلہا رہی ہی - اور فصل کی امید عمدہ ہی - نرخ اجناس بدستور ہی +

جالندھر بارش کی ضرورت ہی - صحت اور فصل کی امید عمدہ ہی - نرخ اجناس بدستور ہی +

امرتسر صحت اور فصل اچھی ہی - نرخ اجناس کسیقدر ارزان ہوتا جاتا ہی +

سیالکوٹ صحت عمدہ ہی - فصل کی امید اچھی ہی نرخ اجناس بدستور ہی +

فیروزپور تحصیل موگا میں بخار پھیل رہا ہی - فصل خریف ورد ہو رہی ہی - اور فصل ربیع کاشت کی جا رہی ہی - نرخ اجناس قریباً بدستور ہی +

لاہور صحت اچھی ہی - فصل کی امید عمدہ ہی - نرخ گندم کسیقدر گراں ہو گیا ہی - نرخ دیگر اجناس خوردنی بدستور ہی +

راولپنڈی صحت اچھی ہی اور فصل عمدہ ہی - نرخ اجناس ارزاں ہوتا جاتا ہی +

شاہپور صحت عمدہ ہی - فصل ربیع کی حالت اچھی ہی نرخ اجناس بدستور ہی +

ملتان صحت عمدہ ہی - کاشت فصل ربیع ہو رہی ہی - نرخ اجناس بدستور ہی +

ڈیرہ اسمعیلخان صحت اور فصل کی امید عمدہ ہی +

پشاور بارش کی ضرورت ہی - صحت عمدہ ہی - نرخ اجناس بدستور ہی +

کیفیت عام

بارش نہیں ہوئی بخار کم ہوتا جاتا ہی - کاشت فصل ربیع قریباً ہو چکی ہی - فصل کی امید عمدہ ہی - نرخ اجناس ارزان ہوتا جاتا ہی +

بسبب وفات صاحب بہادر لفٹنٹ کرنیل ای - جی - بیسٹنگر سی - بی - ایچ بی - بیکٹ صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر پشاور عارضی طور بمقام ڈویزنل و سشن جج ہوئے ہیں بجائے بیکٹ صاحب ایچ - ایچ جی - کمر صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر کوہاٹ - ڈپٹی کمشنر پشاور مقرر ہوئے ہیں - جے کرسٹی صاحب بہادر عہدہ انڈر سکرٹری گورنمنٹ پنجاب کا چارج ایف - ڈی کنگھم صاحب - بہادر سی - آئی - ای کو دیکر بجائے ایچ - اے انڈرس صاحب بہادر ڈسٹرکٹ جج پشاور مقرر ہونگے - اور انڈرسن صاحب بعہدہ قایممقام ڈپٹی کمشنر کوہاٹ مقرر ہونگے +

بسبب وفات لفٹنٹ کرنیل جی جی ہسٹنگز صاحب بہادر - سی - بی - کے ۲ - دسمبر ۱۸۸۴ء ترقیات مندرجہ ذیل عمل میں آئیگی +

لفٹنٹ کرنیل ای - سی - کارمیکن صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر درجہ اول - الف ڈبلیو آر فراسر صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر درجہ دویم اور میجر جے بی - ہچیس صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر درجہ سیوم اور جے - ای - مر صاحب بہادر ڈسٹرکٹ جج درجہ دویم - اور جے - ٹر اورڈ صاحب بہادر اسسٹنٹ کمشنر درجہ اول مقرر ہوئے اور اے - جی بیکاک صاحب بہادر اسسٹنٹ کمشنر درجہ دویم مقرر ہوئے ہیں +

لودیانہ

سردی کی زیادتی ہی اور نزلہ کی زیادہ تر شکایت ہی - بخار بھی ہفتہ گذشتہ سے ہفتہ حال میں ترقی کر گیا ہی +

بحکم جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع لودیانہ کے ہر ایک گانوٗں میں کونین وسنی کو پنا پہنچ گیا ہی اور اب ایک دوائی ٹکی کی تیار ہو رہی ہی وہ بھی تقسیم کیجاویگی - صاحب موصوف کو غربا پروری کی طرف کمال خیال ہی +

جناب سردار علی محمد خان صاحب کے یہاں چار روز تک بتقریب شادی پوتا و پوتی بڑی دھوم دھام رہی اور خوشی کے شادیانے بجتے رہے - سردار صاحب موصوف نے عام منادی کر دی تھی کہ جسکا دل چاہے چار روز تک یہاں آنکر کھانا کھاوے - باوجود اس سامان کے انکی حیثیت کے آگے یہہ فضول خرچی میں داخل نہیں ہی +

۱۷ - دسمبر کو ساڑھے نو بجے کی ٹرین میں جناب خانصاحب خان بہادر منشی قادر بخش خان صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ضلع گورداسپور کی طرف روانہ ہوئے - روانگی سے ۲ گھنٹہ بیشتر خانصاحب موصوف کے مکان پر رئیسان شہر کا ہجوم برائے الوداع ہو گیا تھا اور مکان سے تمام حاضرین ریلوے اسٹیشن پر گئے - ریل پر اور بھی خاص و عام تشریف لے آئے - ہر ایک انکی جدائی سے مغموم تھا - جسوقت ریل آئی اور خانصاحب موصوف ریل پر سوار ہوئے اور بلند آواز سے یہہ کہا کہ میرا سبکو سلام ہی - اسوقت بہت سے صاحبان کے آنسو جاری ہو گئے تھے - سچ تو یہہ ہی کہ خانصاحب کو بھی ساکنان لودیانہ سے کمال ہی انس ہو گیا - امید ہی ساکنان گورداسپور بھی صاحب موصوف کے خیالات سے بہت کچھ فوائد حاصل کرینگے +

لودیانہ مشن کی کمیٹی کا جلسہ بھی ختم ہو گیا ہی اور جو جو پادری صاحبان یہاں پر آئے شمولیت جلسہ رونق افروز تھے اپنے اپنے قیام گاہوں کو تشریف فرما ہو گئے ہیں +

لکڑ بازار سے جو سڑک ریل کی طرف پولس لین کے برابر جاتی ہی اُسکی حالت تو ناگفتہ بہ ہی - ہمارے صاحبان خود ملاحظہ فرمالیں +

رپوٹ ممات و حیات شہر لودیانہ ہفت روزہ یعنے ۷ - دسمبر لغایت ۱۳ - دسمبر سے معلوم ہوا کہ تعداد اموات کی ۱۷ - ہی - اور پیدائش کا نمبر ۲۴ - ہی +

صفائی حساب

صاحبان مشتریان اخبار نورافشاں کیخدمت میں التماس ہی کہ آجتک بباعث اختتام سال ۱۸۸۴ء صفائی حساب قیمت اخبار نورافشاں زیر تجویز ہی اسلئے گذارش ہی کہ جن جن صاحبان کی طرف قیمت باقی ہی براہ مہربانی بہت جلد روانہ فرماویں +

العبد

سپرنٹنڈنٹ مشن پریس لودیانہ

کیمسٹری

(یعنے گنجینۂ علوم و فنون صنعت)

یہہ - یہہ نایاب اور لاجواب کتاب چند معتبر کتب انگریزی سے ترجمہ کر کر جدید چھاپی گئی ہی جس کے اندر قریب ڈھائی سو کے وہ وہ عمدہ اور مجرب ترکیبیں لکھی گئیں ہیں کہ جو سینکڑوں روپیہ کے خرچ کرنے سے بھی کسی شخص کو معلوم نہیں ہو سکتیں تمثیلاً اس جگہ دس بیس چیزوں کا نام بھی لکھا جاتا ہی - لوہے اور اسپات پر سونے اور چاندی کا ملمع کرنا - تانبے پر سونے کا ملمع کرنا - زرد سونے کے زیور کو تیز رنگ کرنا - تانبے کو سفید کرنا - گلٹ بنانا - سنہری روشنائی بنانا - جادو سے تصویر کو غائب کرنا - اور پھر اُسکو ظاہر کرنا - کتابوں اور تصویروں کے کناروں کو سنہرا کرنا - پارہ کی قلعی برتنوں پر کرنا - صابن بنانا - ریشم پر سب قسم کے رنگ چڑھانا - اون رنگنا - دیاسلائی بنانے کی ترکیب - ہر ایک قسم کی سبز و سرخ آتش بازی بنانے کی ترکیب جس کے اندر ہوائی ستارے بھی شامل ہیں - ہر ایک قسم کی روشنی بنانیکی ترکیب سنہرا مینہہ برسانا - چینی کے برتنوں پر روغن کرنا - کلابتو اور لیس وغیرہ کو صاف کرنا - ریشم کا کپڑا اور ریشم صاف کرنا - برف جمانیکی ترکیب - گرم پانی میں غوطہ دینے سے چاندی کا فوراً ملمع ہو جانا - سنہری گلٹ کرنیکا عمدہ پوڈر - آئینہ قلعی کرنا - شیشہ کے گلاس پر نقش و نگار سنہری اور ہر رنگ کے کرنا - پتھر پر طلسمی چیزیں نمایاں کرنا - طلسمی خط و بیلا وغیرہ بنانا - طلسمی سانپ بنانا - طلسمی شہتیر بنانا - جادو کی نیلے رنگ کی تصویر بنانا - ٹوٹا ہوا شیشہ جوڑنا - چینی اور ٹیپ کو سن کرنا اور پھر اُسپر نقش و نگار ظاہر کرنا - موتی کو جلا کرنا - طلسمی روشنائی اور ہر ایک قسم کی روشنائی بنانا - غرضکہ اسیطرح قریب ڈھائی سو کے وہ وہ عمدہ اور نایاب ترکیبیں اسکتاب میں درج ہوئی ہیں کہ دیکھنے سے تعلق رکھتی ہیں - اور ہر ایک دوا کا نام حروف انگریزی میں بھی لکھدیا ہی تاکہ پڑھنے والونکو آسانی ہو کتاب کیا ہی گویا گنجینہ علوم ہی شائقین جہانتک جلد ممکن ہو اس کتاب کی خریداری میں پیشدستی فرمائیں کیونکہ یہہ چیز بار بار دستیاب نہوگی قیمت صرف دو روپیہ معہ محصول ڈاک ہی فقط درخواست بھیجدینے پر گھر بیٹھے قیمت طلب پارسل کے ذریعہ سے ملسکتی ہی قیمت ڈاکخانہ میں دیکر کتاب لیلیں +

درخواست بنام منشی بلاقی داس مالک اخبار سفیر ہند و مہور پریس دہلی آنی چاہیئے +

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری - ای - پی - نیوٹن صاحب کے اہتمام سے چھپا +